Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

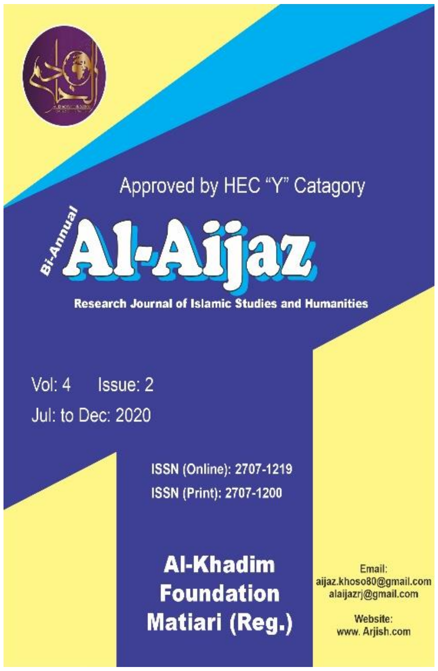

TOPIC:

Right of Defense: A Comparative Study of Islamic Law and Western Law

AUTHORS:

1. Prof. Mushtaq Ahmed, Den, Faculty of Social Sciences, Qurtuba University of Science and Technology, Peshawar.
2. Muhammad Zikria, Lecturer, Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan.
3. Ataur Rehman, Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Technology, Peshawar.

How to cite:
Ahmed, M., Zikria , M., & Rehman, A. (2020). U-14 Right of Defense: A Comparative Study of Islamic Law and Western Law. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(2), 208-221. https://doi.org/10.53575/u14.v4.02(20).208-221

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/163

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 208-221

Published online: 2020-12-19

حق دفاع: فقہ اسلامی اور مغربی قانون کا علمی و تقابلی جائزہ

Right of Defense: A Comparative Study of Islamic Law and Western Law

Prof. Mushtaq Ahmed *
Muhammad Zikria**
Ataur Rehman ***

Abstract
Haqq-e-Difa—Right of defense has been equally discussed in Islamic and contemporary western laws as a deserving right or to some extent an obligation on the part of a person to defend himself or his property or his chastity against any sort of offence. Both the aforesaid unanimously legitimate the defendant to exercise any mean or force to repel and turn back the offender. They argue that the defendant will bear no criminal responsibility if his defending measurements lead to grave and sever injuries or even to the assassination of the offender. The word Haqq-e-Difa is rarely found with the early Muslim Jurists. On contrary, they use the word "Dam-al-sail" which means the legitimation of the bloodshed of the offender. Later on the word "Haqq-e-difa" came into use as a synonym of "Dam-al-sail" in juristic and legal connotations.
Keywords: Difa-e-Nafs, Dam-al-sail, Difa-e-shari, Haqq-e-wajib, Haqq-e-Ikhtiyari

اپنی ذات کا تحفظ، بچاؤ اور دفاع ہر جانور کی فطرت اور جبلت کا بنیادی اور اہم حصہ ہے، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جانداروں کی پوری زندگی خوراک، رہائشی عمل، حسد، روزمرہ کی جدوجہد اور زندگی بھر کی بھاگ دوڑ میں خود تحفظاتی اور دفاع نفس کا عنصر کارفرما ہوتا ہے، جس کے ذریعہ ہر جاندار دنیا میں اپنے وجود کی بقا اور استحکام کو ممکن بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کے حملے سے بچنے کے لئے ڈھال استعمال کرتا ہے یا اس کا حملہ روکنے کے لئے اس پر جوابی ضرب لگاتا ہے تو ایک جانور بھی اپنے سے بڑے اور طاقتور جانور سے بچنے کے لئے فرار کی راہ اختیار کرتا ہے، اور کبھی اپنے ہم پلہ جانور کے مقابلے میں اپنے سینگوں، دانتوں، پنجوں اور ڈھنگوں کو استعمال کرکے خود کو بچاتا ہے۔

جارحیت اور دفاع کا متجادلانہ عمل جاندار دنیا کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ہزارہا سال سے جاری چلا آرہا ہے۔ قرآن کریم دفاع نفس (Self Defense) کی تاکید کرنے اور انسان کا خود کو ہلاکت سے بچا کر اپنی زندگی کے بقیہ ایام کو پوری کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ذیل میں قرآن کریم کی وہ متعدد آیات پیش کی جاتی ہیں جو اپنی ذات کی دفاع اور تحفظ کی اہمیت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(یاایها الذین اٰمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا)[1] "اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ"۔ یعنی ایک تو

---

* Den, Faculty of Social Sciences, Qurtuba University of Science and Technoloty, Peshawar.
** Lecturer, Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan.
*** P.hd Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Technology, Peshawar.

دنیا میں کوئی ایسا قدم نہ اٹھاؤ جو دنیوی اور اخروی تعذیب کا سبب بنے اور دوسری یہ کہ جس طرح تم دنیا میں جہنم کی آگ سے خود اور اپنے اہل و عیال کو بچانے کی کوشش کرتے ہو، بالکل اسی طرح نامساعد حالات میں بھی خود اور اپنے اہل و عیال کا دفاع کرو۔ مندرجہ بالا آیت بتاتی ہے کہ دفاع صرف کسی انسان کی اپنی ذات تک محدود نہیں بلکہ بوقت ضرورت وہ اپنی اولاد، اپنے اموال اور اپنی جائیداد کو بھی اعتدائے غیر سے بچانے کے لئے دفاعی اقدامات بروئے کار لا سکتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

(ولا تلقو بایدیکم الی التھلکۃ)[2]"یعنی خود کو اپنی ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو خود کوئی ایسا قدم اٹھاؤ جو تمہاری ہلاکت پر منتج ہو اور نہ شخص غیر کی اعتدا کی صورت میں اپنے دفاع سے غافل رہو، تا آنکہ تمہیں قتل کر دے یا تمہارے دیکھا دیکھی تمہارے اموال اور جائیداد کو ہتیا لے۔

تیسری، چوتھی اور پانچویں جگہ علی الترتیب فرمایا گیا ہے: (فمن اعتدٰی علیکم فاعتدوا علیه بمثل مااعتدٰی علیکم)[3]"یعنی اگر کوئی تمہارے خلاف جارحیت کرے تو تم بھی اپنی دفاع کے لیے اس کے خلاف اسی طرح جارحیت کرو جس طرح اس نے تمہارے خلاف اعتدا کیا ہو"۔ یا (وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم)[4]"یعنی جب تم جوابی سزا دو تو اسی طرح سزا دو جس طرح تمہیں دی گئی تھی"۔ یعنی دفاعی حالت میں جارحیت کی مناسبت سے دفاعی قدم اٹھاؤ۔ (ولمن انتصر بعد ظلمه فاولٰئک ماعلیھم من سبیل)[5]" جس نے بعد از ظلم اپنا بدلہ لیا تو اس بدلہ لینے والے پر کوئی گناہ نہیں"۔

مندرجہ بالا آیات اعتدائے غیر کے مقابلے میں دفاعی اقدام کی تحدید کرتی ہیں تاکہ دفاع کے بہانے کوئی شخص شرعی حدود کو پامال کر کے خود اعتدا علی الغیر کا مرتکب نہ بنے۔

پھر قرآن کریم اس بات کی بھی تصریح کرتا ہے کہ دفاعی قدم (Defensive Step) جارحیت فی الفور (Prompt aggression) کے مقابلے میں اٹھانا ہے۔ صرف اس شک کی بنیاد پر کسی کے خلاف دفاعی قدم اٹھانا کہ وہ مستقبل میں مدافع کے خلاف جارحیت کا ارادہ رکھ رہا تھا، قرآنی اصول کے خلاف ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(فان قاتلوکم فاقتلوھم)[6] "اگر کوئی تمہارے خلاف لڑنے آئے تو تم بھی اس کے خلاف لڑو"۔ قانونی نقطہ نگاہ سے یہ اور اول الذکر آیت نیت مجرمانہ (Mensrea) اور فعل مجرمانہ (Actusreus) کے فرق کو واضح کرتی ہے، کہ از روئے شرع و قانون محض نیت بد یا قصد مجرمانہ پر سزا یا جوابی کاروائی جائز نہیں، جب تک کسی کے خلاف کسی کی طرف سے فعل مجرمانہ (Actusreus) متحقق نہ ہو۔ فقہا فعل مجرمانہ (Actusreus) کو اعتدائے حال غیر مشروع Unlawful Practical Aggression سے موسوم کرتے ہیں۔ تاہم مذکورہ بالا آیات اور شرعی و قانونی اصول کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان پیشگی دفاعی اقدامات (Pre-defense measurements) سے ہی غافل رہے۔ بلاشبہ قرآن کریم نہ صرف دفاع کے لئے پیشگی اقدامات کو جائز سمجھتا ہے بلکہ ایسا کرنے

کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: (یاایھا الذین اٰمنوا خذوا حذرکم)[7] "اے ایمان والو! احتیاطی تدابیر کے ساتھ رہو"۔ یا (واعدوا لھم مااستطعتم من قوۃ)[8] "ان کے خلاف اپنی دفاع کے لیے مقدور بھر قوت (Force) کو تیار کرکے رکھو"۔ قرآن کریم اور بھی متعدد مقامات پر دفاع نفس کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ادفع بالتي هي احسن السيئة)[9] "برائی کو اور احسن طریقے سے دفع کرو"۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دفاع کرنے والا حسب جارحیت یا اس سے بھی کم تر ذرائع دفاع بروئے کار لائے۔ کیونکہ کبھی کسی بھی بڑے شر کو چھوٹے شر کے اختیار کرنے سے دفع کیا جا سکتا ہے اور یہ دفاع کا وہ احسن طریقہ ہے جس کی طرف قرآنی آیات اشارہ کرتی ہے۔اسی طرح قرآن کریم دوسری جگہ پر بھی "دفاع حسب جارحیت" کی تاکید کرکے فرماتا ہے: (وجزاء سيئة سيئة مثلها)[10] "برائی کا جواب ہم مثل برائی کی شکل میں دینا ہے"۔

متعدد احادیث بھی دفاع نفس اور دفاع اموال کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک ملازم دوسرے شخص کے ساتھ لڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت گاڑ لئے۔ اس نے زور سے اپنا ہاتھ باہر کھینچا تو دانت گاڑنے والے کا ایک دانت اکھڑ گیا۔ وہ قصاص کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے واقعہ سنا اور اس کے دانت کے قصاص کو کالعدم کرتے ہوئے فرمایا: (افیدع یدہ فی فیک تقضمھا قضم الفحل)[11] "تو کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے جبڑوں کے اندر رہنے دیتا کہ تم اسے بیل کی طرح چباتے پھرتے"۔

آخری فقرہ بتاتا ہے کہ اس نے دفاع میں اپنا ہاتھ باہر نکالا ہے، اب اگر اس دفاعی عمل کے دوران تمہارا دانت اکھڑ گیا ہے تو اس کا قصاص صاحب دفاع سے نہیں لیا جا سکتا، کیونکہ کوئی بھی شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ میں رکھ کر نہیں چھوڑتا کہ وہ اسے بیل کی طرح چباڈالے۔ بالالفاظ دیگر تم اعتدائے حال غیر مشروع کے مرتکب ہوئے ہو، جبکہ اعتدائے حال کے دوران معتدی یا جارح اپنی جان تک کی عصمت اور حیثیت موجب قصاص کو کھو دیتا ہے۔

دوسری جگہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من ارید ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد)[12] "جس کا مال ناحق چھینا جا رہا ہو اور وہ (اس کے دفاع میں) لڑ کر قتل ہو جائے تو وہ شہید کی موت مرے گا"۔

فقہا کے ہاں دفاع نفس یا یہ اصطلاح قانون دفاع قانونی کے لیے "دفع الصائل" کی اصطلاح رائج ہے۔ کبھی فقہا اسے دفاع شرعی کا نام بھی دیتے ہیں۔ تمام صورتوں میں فقہا کے نزدیک ہر حملہ آور صائل (Aggressor) اور ہر دافع مصول (Aggressed) کہلاتا ہے۔

فقہا نے دفاع نفس یا دفاع شرعی یا دفع الصائل کے امر واجب (Obligatory matter) یا امر حق (Optional right) ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ یعنی کچھ اسے واجب گردان کر کہتے ہیں کہ اگر دافع قدرت دفاع رکھنے کے باوجود دفاع سے صرف نظر کرے تو وہ ترک واجب کا مستوجب ہو گا اور اسی حوالے سے نمٹایا جائے گا۔ جبکہ کچھ اور فقہا کے نزدیک دفاع نفس حق تو ہے لیکن

واجب نہیں۔ لٰہذا ان کے نزدیک اگر مدافع حق دفاع استعمال نہ کرتے ہوئے صائل کے اعتدا سے دوچار ہو یا اس کا مال تلف ہو تو وہ گناہ گار متصور نہ ہوگا۔ کیونکہ از روئے شرع اپنے حق کے استعمال (Exercise of Right) کو صاحب حق کے صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔[13]

فقہا اعتدا خلاف عرض کی صورت میں علی الاتفاق دفاع کو امر واجب (Obligatory matter) گردانتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک اگر کسی خاتون کو یقین ہو کہ صائل یا جارح اس کی آبرو لوٹ لینے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے اور وہ خاتون اسے قتل کرنے پر قادر ہو تو اس صورت میں اس خاتون پر اس شخص کا قتل کر دینا واجب ہوگا۔ کیونکہ کسی غیر کو اپنے اوپر غلبہ اور تسلط دینا از روئے شرع حرام ہے۔ جبکہ حرام کے خلاف لڑنا واجب ہے۔ وعلی ھٰذا القیاس اگر شوہر دیکھے کہ کوئی شخص اس کی بیوی کو زنا پر مجبور کر رہا ہے یا اس کے ساتھ زنا بالجبر کا مرتکب ہو رہا ہے تو اس صورت میں بھی اس پر اپنی بیوی کی عزت و آبرو کا دفاع کرنا واجب ہوگا۔ قطع نظر اس سے کہ یہ دفاعی عمل مجرم کی موت پر منتج ہو[14]۔

طائرانہ نظر سے دیکھا جائے تو حنفی، مالکی اور شافعی مکتب فکر کے فقہا دفاع نفس کو ایک امر واجب قرار دیتے ہیں۔ جبکہ حنبلی مکتب فکر کی راجح رائے کے تحت دفاع نفس کا عمل بطور حق جائز رکھا گیا ہے[15]۔ گو کہ حنبلی فقہا میں سے کچھ فقہا فتنہ عام (Common disruption) کے دوران دفاع نفس کو تو بطور حق جائز خیال کرتے ہیں، کہ مدافع کی مرضی ہے کہ گھر سے نکل کر اہل فتنہ کا مقابلہ کرے اور چاہے تو گھر کے کواڑ بند کر کے خود کو اپنے گھر میں محبوس کرے۔ غالباً اس قسم کی رائے دینے والے حنبلی فقہا نے نبی کریم ﷺ کے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فتنہ عام کے دوران گھر میں بیٹھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: (اجلس فی بیتک فان خفت ان یبھرت شعاع السیف فغط وجھک)[16] "اپنے گھر میں ٹکے رہو اگر تم ڈرتے ہو کہ تلواروں کی کوند سے تمہاری آنکھیں چندھیا جائیں گے تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لو"۔ دوسری جگہ یہ الفاظ آئے ہیں: (فکن عبداللہ المقتول ولا تکن عبداللہ القاتل) [17] "اللہ کا بندہ قاتل ہونے کے بجائے بندہ مقتول بنو"۔ وہ حضرت عثمانؓ کے تعامل سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ سبائیوں کے فتنہ کے دوران انہوں نے فرمایا: اما القتال فلا[18] یعنی رہی ان کے خلاف جنگ، تو نہیں ہونی چاہئے۔ حالاں کہ حضرت عثمانؓ اور اہل مدینہ اس بات کو حتمی طور پر جان چکے تھے کہ سبائی حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ حنبلی مکتب فکر کے ان فقہا کے نزدیک عدم فتنہ کے دوران شخصی طور پر ہر شخص پر اپنے نفس کا دفاع واجب ہے[19]۔ البتہ دفاع عن المال کے حوالے سے فقہا کا اکثریتی حصہ وجوب کے بجائے جواز بطور حق کا قائل ہے۔ الا یہ کہ جارح اور صائل سے اموال وقف عام یا مال امانت یا اس قسم کے دیگر وہ اموال چھیننا چاہتا ہو جس کے ساتھ حق غیر لاحق ہو۔ تو اس صورت میں دفاع عن المال واجب ہوگا[20]۔

دوسری اہم بات جس میں فقہا نے اختلاف کیا ہے، یہ ہے کہ اگر مدافع کے خلاف کوئی نابالغ یا پاگل انسان یا حیوان جارحیت کا ارتکاب کرے اور مدافع اپنی دفاع میں اسے قتل کرے تو مالکی، شافعی اور حنبلی فقہا کے ہاں مدافع فوجداری اور مدنی مسئولیت دونوں سے مستثنیٰ

متصور ہوگا۔ کیونکہ اس نے صائل کے خلاف اپنا دفاع کرکے ایک امر واجب کو سرانجام دیا ہے۔ لہٰذا جیسا کہ قصاص پر مامور جلاد کو قصاص میں قتل نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس سے قطع اعضاء کی دیت وصول کی جاتی ہے، بالکل اسی طرح اس قسم کا مدافع بھی ہر قسم کی مسئولیت سے بری الذمہ ہوگا[21]۔

اس کے برعکس امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: کہ نظریہ ضرورت کے تحت ہر مدافع کو دفاع کا حق دیا گیا ہے۔ جس کے تحت وہ حملہ آور، پاگل یا نابالغ یا حیوان کو قتل کرتا ہے، جبکہ نظریہ ضرورت فوجداری مسئولیت کو کالعدم تو کرسکتی ہے لیکن تاوان جیسے شخصی حق کو ختم نہیں کرسکتی۔ اب چونکہ پاگل یا نابالغ یا جانور کے فعل خلاف مدافع کو بنیادی طور پر جرم متصور نہیں کیا جاسکتا اس لئے ازروئے قانون ان افراد کے خلاف مدافع کا حق دفاع بھی اپنا قانونی اثر کھو دیتی ہے، ماسوائے اس کے جیسا کہ کہا گیا، نظریہ ضرورت کے تحت اسے حملہ آور کو قتل کرنے کی اجازت ملی۔ یا بالفاظ دیگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زیر نظر قضیہ میں نظریہ دفاع کے بجائے زیادہ تر نظریہ ضرورت کارفرما ہے۔ اور یہ نظریہ ضرورت ہی ہے جس کے تحت مدافع کو قصاص میں قتل تو نہیں کیا جاسکتا تاہم اس کے ذمہ نابالغ یا پاگل یا مقتول کی دیت یا مقتول حیوان کی قیمت کی ادائیگی واجب ہوگی[22]۔ حنفی مکتب فکر کے امام ابویوسفؒ نے مذکورہ بالا رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ نابالغ یا پاگل حملہ آور کا فعل بہرحال جرم ہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عدم ادراک کی وجہ سے اس قسم کے افراد کو فوجداری مسئولیت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر ان کا فعل جرم ہے تو اس جرم کے خلاف مدافع کا فعل دفاع متصور ہوگا اور اگر یہ دفاع واجب ہے تو اس کے خلاف قصاص یا دیت کا حکم نہیں دیا جاسکتا، جبکہ حیوان کا فعل جرم متصور نہیں ہوتا۔ لہٰذا مدافع کا فعل بھی دفاع کے زمرہ میں نہیں بلکہ ''ضرورت'' کے زمرہ میں آئے گا، لہٰذا اس پر مردہ حیوان کی قیمت کی ادائیگی واجب ہوگی۔ گویا ابویوسفؒ کے نزدیک مدافع نابالغ اور پاگل کے حملہ کی صورت میں حالت دفاع اور حیوان کے حملہ کی صورت میں حالت ضرورت کے تحت حفاظتی قدم اٹھاتا ہے[23]۔

آئمہ ثلاثہ جیسا کہ اوپر کہا گیا، زیر نظر قضیہ میں فوجداری اور دیوانی مسئولیت دونوں کے قائل نہیں، وہ کہتے ہیں کہ اعتدا بطور خود حملہ آور کے خون کو مباح نہیں کرتی بلکہ مدافع کی طرف سے منع اعتدا کے نتیجے میں کبھی کبھی قضیہ قتل پر منتج ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر نابالغ یا پاگل یا حیوان کے حملہ کی صورت میں مدافع کی طرف سے قتل کا صدور ہوا تو یہ قتل عمل اعتدا از جارح (Aggression) کی طرف نہیں بلکہ منع اعتدا از مدافع (Defense) کی طرف منسوب ہوگی۔ جبکہ منع اعتدا واجب ہے۔ اسے جرم گردانا نہیں جاسکتا کہ مدافع کے ذمہ دیت یا تاوان واجب ہو[24]۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اصولی طور پر انسان کے ذمہ اپنے نفس اور مال کے خلاف ہر اعتدا اور جارحیت کے خلاف دفاع کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ جارحیت ازروئے قانون جنایت جرم ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا زیر نظر مسئلہ میں نابالغ یا پاگل یا حیوان کے عمل اعتدا کو فوجداری مسئولیت کے حوالے سے دیکھنا ہی بے کار ہے[25]۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ مدافع کے خلاف دیت یا تاوان کا حکم گویا ایسا ہے جیسے اس نے دیت اور تاوان دے کر اپنی زندگی کو بچا لیا ہے۔ یعنی اگر وہ اعتدا کے مقابلے میں

جارح کو قتل نہ کرتا تو جارح اس کو قتل کر دیتا۔ کیونکہ دفاع نہ کرنے کا دوسرا مطلب جارح کے ہاتھوں خود کو مروانا ہے۔ Thomas Hobbes نے یہاں ایک دلچسپ قانونی فقرہ لکھا ہے کہ:

"People right to self-defense is the only right that government cannot possibly ever take away, because only alternative to not defending your life is death"[26]

دیکھا جائے تو ایک نابالغ یا پاگل اگر کسی بالغ و عاقل کو قتل کر دیتا ہے تو اس کے ذمہ دیت عائد کی جاتی ہے۔ یہ بات حنفی فقہانے بھی تسلیم کی ہے۔ کہ اعذار شرعیہ فوجداریت کو تو ختم کر سکتی ہیں لیکن دیوانی اور مالی حقوق کو ختم نہیں کر سکتی۔ باالفاظ دیگر دیوانی حقوق کی ادائیگی یا جنایت بر اموال کے حوالے سے حنفی فقہا بھی نابالغ اور پاگل افراد کے فعل کو جرم تسلیم کرتے ہیں۔ ان کا قتل جرم نہ ہوتا تو ان کے ذمہ دیت کیونکر واجب ہو جاتی۔ لہٰذا زیر نظر صورت میں بھی ان کے اقدام کو جرم تصور کر کے مدافع کے فعل قتل کو ضرورت کے بجائے دفاع کے زمرہ میں رکھنا جائز ہو گا۔ تاآنکہ مدافع کے ذمہ سے قصاص اور دیت دونوں ساقط ہو۔

انگریزی قوانین کے تحت بھی عمل دفاع کوئی جرم موجب سزا نہیں بلکہ معقولیت (Justification) اور قیام علی الدلیل کی ایک صورت ہے۔ جب ہم انگریزی قوانین دفاع نفس Self Defense کا جائزہ لیتے ہیں تو فقہا اور یہاں کی ابتدائی تعریفات میں خاطر خواہ فرق نظر نہیں آتا۔

Criminal Act 1967 بعنوان Statutory provision کے دفعہ نمبر 3 شق (1) میں کہا گیا ہے۔

"A Person may use such force as is reasonable in the circumstance in the prevention of crime, or in effecting or assisting in the lawful arrest of offender or suspected offender, or of persons unlawfully at large. . . ."[27]

قانون عمومی مجریہ 1968 (Common law 1968) بھی اس کی تصریح کرتی ہے۔

"... . use of force as a honestly held belief that you or another, are in imminent danger, then you may can force as reasonable and necessary to avert the danger"[28]

دفاع نفس کا مسئلہ طبعی، قانونی اور دینیاتی ہر پہلو سے توجہ کا مستحق بھی ہے اور اسے توجہ بھی دی گئی ہے۔ ہم اس وقت موضوع کے حوالے سے جہاں فقہا کرام اور مابعد کے فقہی شارحین اور اسلامیات اور مغربی فکر پر دسترس رکھنے والے اصحاب بصیرت کی آرا کا جائزہ لے رہے ہیں وہاں ہم نے اس موضوع سے متعلق ابھی ابھی انگریزی قوانین 1967 اور حقوق انسانی سے متعلق قانونی تصورات 1968 کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ قدیم اسلامی فقہا اور شراح فقہ اسلامی اور انگریزی قوانین کے ماہرین دونوں دو اہم نکات پر متفق ہیں۔ ایک یہ کہ دفاع نفس کے لئے معقول پس منظر اور توجیہ ہونی چاہئے کہ اس قسم کا قانونی فائدہ بد نظمی اور آزادانہ قتل و قتال کا شکار نہ ہو۔ دوسری یہ کہ دفاع واجب ہے اور اس حوالے سے یہ کوئی جرم نہیں ہے کہ مدافع کے ذمے اس کا ازالہ Remedy واجب ہو اور نہ یہ ازالہ ضرر InjuraiRemedium کے زمرہ میں آتی ہے۔ انگریزی شارح اسے Justification but not an excuse

کا نام دیتے ہیں۔ تو سینکروں سال سے فقہانے اسے واجب اور کبھی کبھی حسب حالات حق شخصی Personal Right کے طور پر ایک اختیاری عمل قرار دیا ہے۔[29] اس ضمن میں ہم مزید مغربی فکر کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے سامنے اگلے نمبر پر جرمن قانون سامنے آتا ہے جہاں دفاع نفس کے فوجداری قانون کے دفعہ نمبر 32 کے تحت دفاع نفس Self defense کے متنوع صورتوں کو نمٹایا گیا ہے۔ چنانچہ دفعہ نمبر 32 میں دفاع نفس کی تعریف کرکے کہا گیا ہے۔

Sec -32 Selfdefense
"A person who commits an act in self-defense does not act unlawfully.
Self-defence means any defensive action that is necessary to avert an imminent unlawful attack on oneself or another.".[30](The German Criminal Code)

فرانس کے قانون فوجداری کے آرٹیکل نمبر 122-5 میں دفاع نفس کے حوالے سے کہا گیا ہے۔

ARTICLE 122-5
"A person is not criminally liable if, confronted with an unjustified attack upon himself or upon another, he performs at that moment an action compelled by the necessity of self-defense or the defense of another person, except where the means of defense used are not proportionate to the seriousness of the attack".(Defending Humanity)

قانون سازی میں روم کو اولیت حاصل ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ وہ یورپ اور مغربی قوانین کی ماں اور ان کا مصدر و منبع ہے۔ ہربرٹ بروم اور بوئیر Bouver جیسے بعد کے ماہرین اور شارحین قانون نے رومی قانون کے قواعد وضوابط کو تنقیحی مراحل سے گزار کر یورپ اور مغرب کے دنیائے قانون کو قانون اور اصول قانون کے مواد فراہم کئے۔

ماہر قانون پالوس (Paulus) کہتا ہے، اگر ایک شخص تشدد وغیرہ کا مقابلہ کرکے کسی نقصان (Damage) کا مرتکب ہو تو وہ بے قصور ہوگا۔ اور یہی تمام قوانین کا تقاضا ہے۔

"Those who do damage because they cannot otherwise depend themselves are blameless, for all laws and legal system allow one to use force to defend oneself against violence".(The Book of Justinian)

ہنگری کے قانون فوجداری Hungarian Criminal Code میں دفاع نفس Self defense سے متعلق دفعہ 29 میں کیا گیا ہے۔

"The person, whose act is necessary for the prevention of an unlawful attack against that person, his goods, or those of other persons, or against the public interest or of an unlawful attack menacing directly the above, shall not be punishable"[31]

موضوع کے حوالے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قوانین کا مجموعی مطمح نظر ہر شر خلاف نفس کو دفع کرنا بھی ہے اور اس قسم کا عمل ازروئے قانون موجب سزا بھی نہیں ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں عمومی قانون، George E. Dix لکھتا ہے یہ ہے کہ:

“. . ...a person is privileged to use such force as reasonably appear necessary to defend him or herself against an apparent threat of unlawful and immediate violence from another”.[32]

یعنی کہ ہر شخص حق دفاع کا مالک ہے۔

ریاست نیو یارک کا فوجداری قانون بعنوان Article 35, NY Penal Law بابت دفاع Defense کا دفعہ نمبر 35.15 اور 35.25 زیر نظر موضوع پر بحث کرتی ہیں۔

یہاں صرف دفعہ نمبر 35.15 کو درج کیا جاتا ہے۔

S. 35.15- Justification; use of physical force in defense of a person.
“- A person may, subject to the provision of subdivision two, use physical force upon another person when and to the extent he or she reasonably believes such to be necessary to defend himself”.

دفعہ نمبر 35 کے دیگر صورتیں اموال، جائیداد اور دیگر املاک کے خلاف جارحیت اور جنایت کو دفع کرنے پر دلالت کرتی ہیں[33]۔

امریکی ریاست کیلیفورنیا کے قانون فوجداری کے تحت بوقت مزاحمت ومدافعت مناسب قوت کو استعمال کرنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس پر قانون فوجداری کا دفعہ نمبر 1.4 تفصیلی دلالت کرتی ہے جس کی توضیح میں کہا گیا ہے۔

“The general rules under California self-defense law is that you can only be allowed to use as much force as is necessary to combat the force being used against you”.[34]

عوامی جمہوریہ چین کے فوجداری قانون میں بھی دفاع نفس، Self defense پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ چنانچہ Criminal Law of People Republic of China کے آرٹیکل نمبر 20 میں کہا گیا ہے۔

Article 20
“An act that a person commits to stop an unlawful infringement in order to prevent the interests of the State and the public, or his own or other person’s rights of the person, property or other rights from being infringed upon by the on-going infringement thus harming the perpetrator, is justifiable defense, and he shall not bear criminal responsibility”.[35]

جاپان کے فوجداری قانون میں دفاع نفس Self defense کا تصور کچھ زیادہ شفاف نہیں ہے بلکہ مذکورہ حوالے سے سوالات در سوالات اٹھا کر اسے خاصی گھمبیر بھی بنا دیا گیا ہے۔ مثلاً یہ سوال کہ اگر چند لمحے پہلے ایک شخص نے تم پر بندوق تھان لی تھی اور تم نے جھپٹ کر وہ بندوق اس سے چھین لی ہے، تو اب تم حالت دفاع میں نہیں ہو بلکہ حالت دفاع میں تو وہ شخص ہے جس کی بندوق تمہارے ہاتھ میں ہے اگر اب تم اس پر گولی چلاؤ گے تو تم ایک غیر مسلح آدمی کو مارنے کا مرتکب ہو گے پھر جب پولیس فائر کی آواز سن کر وہاں آئیگی تو تمہیں ہی بندوق سمیت گرفتار کر لیگی، اگر بعد میں تمہارے حق میں قوی ثبوت فراہم ہو کہ وہ بندوق مقتول کی ہے اور اگر تم

اسے چھین کر اسے قتل نہ کرتے تو وہ تمہیں قتل کرتا، تب تو تم سزا سے بچو گے، لیکن اس تمام عمل کے دوران آغاز سے لیکر تمہارے بری ہونے تک کافی قانونی پیچیدگیاں اور الجھنیں سامنے آئیں گے۔ کیونکہ خود کسی غیر کے بندوق کا تمہارے قبضے سے برآمد ہونا یقینا غیر قانونی بات ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جاپانی قانون میں دفاع نفس کا مطلب بھاگ کر خود کو بچانا ہے۔

"The Japanese idea of self-defense means running away, Not fighting back. In your scenario, once you taken the weapon from your assailant the threat to your life ends so for as Japanese law by concern. It you shoot or stab him you then used excessive force and at the very least you will be charged with aggravated assault with a deadly weapon".[36]

یورپی اور مغربی ممالک میں دفاع نفس کے لئے خودکار گیس یا خودکار Pepper spray کا استعمال اور عدم استعمال ایک اور قانونی بحث ہے۔

انگلستان کے Firearm Act 1966 کی دفعہ نمبر 5 کہتی ہے۔

"Any weapon of whatever description designed or adopted for the discharge of any noxious liquid, gas or other thing is strictly prohibited in UK. یا
Any air rifle, air gun or air pistol which used or designed or adopted for use with, a self-contained gas cartridge system is a prohibited weapon"[37].

Pepper spray میں noxious gas بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عموماً لندن اور فرانس پولیس کے پاس ہوتی ہے جسے وہ اپنے خلاف حملہ آور یا بھاگتے مجرم کو قابو کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ عام آدمی اسے اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔ جیسا کہ گذشتہ دفعہ سے ظاہر ہوتا ہے، لہٰذا اب وہاں کے میگامارٹ سٹورز اور کمپنیوں نے Crime Prevention Product کے نام سے دفاعی سپرے اور گیس الارم متعارف کی ہیں۔ MACE کمپنی کے بنائے ہوئے Defense Spray کے بارے میں وہ خریداروں کو راغب (Motivate) کرکے کہتے ہیں کہ یہ Spray مضر کیمیاوی مواد سے خالی ہوتی ہیں یہ حملہ آور کے آنکھوں، ناک اور منہ کے ساتھ ٹھکرا کر اسے سرخ کرتی ہیں، چند لمحوں کے لئے اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا اور مدافع کو بھاگنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور یہ جلد پر ایسے نشان چھوڑتی ہے جو آسانی سے مٹتی نہیں اور یوں بعد میں پولیس جارح کو آسانی سے پہچان کر گرفتار کر لیتی۔

"Defense Sprays (with the exception of the Trident Triple Action) are not alarms! They are a very good deterrent however because they spray a coloured liquid (Red) into the face of an aggressor which gets into the eyes, nose and mouth. They do not know what has been sprayed and this has the effect of disorientating them (not to mention temporarily causing difficulty in vision").[38]

کچھ اور کمپنیوں نے دیگر ناموں سے اس قسم کی سپرے متعارف کی ہیں جو UK اور US قوانین کے خلاف نہیں، جیسے Farb Gel Spray Criminal Identifier جو چار میٹر کے فاصلے تک مار کرتی ہے۔ اس میں کوئی مضر کیمیاوی مواد شامل نہیں اور نہ وہ

زہریلی Toxic ہوتی ہیں[39]۔

یہی صفت Safehaus Mini Self Defense Spray کی بھی بیان کی گئی[40]۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان Pakistan Penal Code حق دفاع شخصی Right of Private Defense کے عنوان کے تحت دفعہ نمبر 96 سے لے کر دفعہ نمبر 106 تک شرعی اور قانونی دفاع شخصی، دفاع اموال واملاک اور دیگر دفاع کی دیگر صورتیں بیان کرتی ہے۔ مثلاً دفعہ نمبر 96، 97 میں کہا گیا ہے۔

96. Thing done in private defense nothing is an offence which is done in the exercise of right of private defense.

97. Right of private defense of the body and ...... every person has a right , subject to the restriction contained in S.99[41] to defend.

Firstly, His own body and the body of another person, against any offence attacking the human body.

Secondly The property whether movable or immovable, of himself or of any other person, against any act which is an offence falling under the definition of theft, robbery, mischief or criminal trespass, or which is an attempt to commit theft, robbery, mischief or criminal trespass[42].

مغربی اور کچھ چینی اور جاپانی قوانین اور مجموعہ تعزیرات پاکستان میں سے چند ایک کے تحت دفاع نفس Self Defense کے کچھ قانونی جھلکیاں، متون دفعات، قانونی تاویلات اور عمومی تاثرات پیش کرنے کے بعد جب ہم واپس فقہ اسلامی کی طرف مڑتے ہیں تو جیسا کہ دفعہ 81، 82 میں کہا گیا ہے کہ فقہا کے نزدیک محض تخیل اور خود مفروضیت Self-assumption کو بنیاد بنا کر شخص غیر کو اپنا دشمن سمجھنا اور اس کے ہر فعل و حرکت کو اپنے خلاف سمجھ کر اس کو دفاع میں قتل یا زخمی کرنا شرعی دفاع کے زمرہ میں نہیں آتا، اسی طرح فقہا کے نزدیک کسی کے خلاف اخلاقی اور تادیبی کاروائی یا کسی مقدمہ میں اس کے خلاف تفتیش و تحقیق، یا اسی مقصد کے لئے اسے زیر حراست رکھنا، یا حسب حکم عدالت جلاد کا آگے بڑھکر چوری کے مقدمہ میں اس کا ہاتھ کاٹنے کی کوشش کرنا یا قتل کے مقدمہ میں اسے قتل کرنے کے عمل کو اعتدا سمجھ کر اس کے خلاف مدافعت اور مزاحمت کو شرعی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ یہ اعتدا سے متعلق ایک غیر معقول تصور ہوگا۔ جو مدافع کے حق میں کوئی مثبت اور قانونی جواز مرتب نہیں کریگی[43]۔

اسی شرط کے تحت فقہا نے اعتدا کی نوعیت میں تھوڑا سا اختلاف کیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر عودہ کے نزدیک مالکی، شافعی اور حنبلی فقہا کے نزدیک فعل اعتدا کا جرم موجب سزا ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مدافع اپنے خلاف کسی عام غیر شرعی فعل غیر موجب سزا کو اعتدا سمجھ کر مرتکب فعل کے خلاف کاروائی کرے تو یہ کاروائی کوئی قانونی جواز حاصل کر سکے گی یا ان فقہا کے نزدیک، جیسا کہ پہلے بھی گزرا، جارح کا فوجداری طور پر غیر مسئول ہونا بھی ضروری نہیں، لہٰذا پاگل اور نابالغ کے فعل غیر مشروع خلاف مدافع کو اعتدا سمجھا جائیگا تا آنکہ مدافع ہر قسم کے فوجداری اور دیوانی مسئولیت سے مستثنیٰ ہو۔ جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک فعل غیر مشروع کا از روئے شرع موجب سزا

ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اعتدا کا فعل عاقل بالغ اور فوجداری طور پر مسئول شخص سے صادر ہو۔ لہٰذا کسی نابالغ یا پاگل یا فوجداری طور پر کسی غیر مسئول کو حسب ضرورت اپنی دفاع میں قتل تو کیا جاسکے گا تاہم مدافع پر دیت واجب ہو گی۔ کیونکہ ان کے نزدیک شرعی اعزار صرف بدنی سزا کو ساقط کر سکتی ہیں۔ مالی سزاوؤں، تاوان، ضمان اور اموال کی واپسی کو ساقط اور موقوف نہیں کر سکتیں[44]۔

اسی کے تحت جیسا کہ ابھی معاصر مغربی قوانین میں بھی ذکر کیا گیا، فقہا بھی مدافعت بقدر جارحیت کے قائل ہیں۔ لہٰذا اگر یہ ثابت ہو کہ مدافع نے معمولی جارحیت کو پسپا کرنے کے لئے غیر معمولی مدافعت سے کام لے کر جارح کو زیادہ بدنی یا مالی تاوان سے دوچار کیا ہے تو وہ فوجداری طور پر مسئول ہو گا[45]۔

فقہا جہاں اعتدائے متخیلہ (Imaginary aggression) یا جارحیت فرضی (Assumpted aggression) کو شرعی اعتدا نہیں سمجھتے، وہاں وہ قبل از آغاز کے قریب الوقوع اعتدا کو شرعی اعتدا گردانتے ہیں، تاکہ مدافع اعتدا کے وقوع سے قبل بھی اسے پسپا کر سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ از روئے شرع جب مدافع کو یقین ہو یا قرائن ایسا بتاتی ہوں کہ جارح کی طرف سے عملاً اعتدا صادر ہونے والا ہے تو وہ پہل کر کے اسے روک سکتا ہے اور اس ضمن میں جارح خود کو مدافع گردان کر اس کے خلاف فوجداری چارہ جوئی نہیں کر سکے گا[46]۔

ڈاکٹر عودہ لکھتے ہیں: الدفاع يتولد عن الاعتدا وينتهى بانتهائه فلا دفاع قبل الاعتدا ولا دفاع بعد الاعتدا۔ یعنی دفاع اعتدا کے اندر سے پیدا ہوتی اور اس کے انتہاء کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا اعتدا سے قبل اور اعتدا کے انتہاء کے بعد دفاع شرعی جواز نہیں رکھتی۔ لہٰذا اس کے تحت اگر جارح ایک ضرب کھا کر بھاگ جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اعتدا اختتام تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد اگر مدافع اس کا پیچھا کر کے اسے دوسری ضرب لگا دے تو یہ دوسرا ضرب اسکا اعتدا گردانا جائیگا اور وہ فوجداری اور دیوانی طور پر مسئول ہو گا۔ الا یہ کہ جارح ضرب کھاتے ہی بھاگ جائے اور بھاگتے بھاگتے مدافع کے قیمتی مال کو بھی ساتھ لے اڑے تو اس صورت میں مدافع اس کا پیچھا کر کے اپنا مال چھیننے کا مجاز ہو گا، قطع نظر اس سے کہ عمل کے دوران وہ جارح کو قتل کرے یا اسے کوئی اور جانی یا مالی نقصان پہنچا دے[47]۔

فقہا نے بھی بعض مغربی قوانین کی طرح فرار (Retreat) کو دفاع نفس Self defense گردانے اور نہ گردانے میں اختلاف کیا ہے۔ مثلاً حنبلی فقہا جہاں دفاع کو واجب گردانتے ہیں وہاں وہ اس دفاع نفس کی خاطر موقع سے فرار کو بھی واجب گردانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مدافع چونکہ اپنی دفاع میں آسان ترین طریقۂ دفاع کو اختیار کرنے کا پابند ہے اور دفاع میں اعتدا اس پر حرام ہے۔ لہٰذا اگر وہ جارح کے جارحیت کی تاب نہ لا کر موقع سے فرار ہو سکتا ہو تو اس پر یہ فرار واجب بھی ہو گا اور اس فرار کو دفاع شرعی کی حیثیت بھی حاصل ہو گی، لہٰذا اگر اس فرار کی حالت میں وہ کسی جانی یا مالی نقصان کا مرتکب ہو تو وہ فوجداری یا دیوانی طور پر مسئول نہیں ہو گا[48]۔

شافعی فقہا فرار کو دفاع شرعی قرار نہیں دیتے لہٰذا ان کے نزدیک مدافع پر فرار لازم نہیں بلکہ اس پر لازم ہوگا کہ ثابت قدم رہ کر کے جارحیت کی مزاحمت کرے اور یہی دفاع شرعی ہوگی[49]۔

کچھ اور شافعی فقہا کا کہنا ہے کہ مذکورہ صورت میں اگر فرار موجب عار ہو تو پھر راہ فرار اختیار کرنا مدافع پر لازم نہیں ہوگا، جیسے کسی کے مال پر کوئی دست درازی کرے یا اس کی عزت اور ابرو کو لوٹنے کی کوشش کرے یا اس کی حریم (بیوی) پر کسی کی طرف سے دست اندازی ہو تو اس صورت میں فرار موجب عار متصور ہوگا۔ اور مدافع کے ذمہ یہ فرار لازم نہیں ہوگا۔ تاہم دوسری صورتوں میں اگر فرار کو موجب عار گردانا نہیں جاتا ہو تو اس صورت میں مدافع پر فرار لازمی ہوگا۔ کیونکہ پہلی صورت میں مال اور بیوی کے ساتھ فرار اختیار کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے مدافع کے ذمہ اسے لازم نہیں رکھا گیا ہے، بلکہ اسے دفاع شرعی کا قائمقام گردانا ہے[50]۔

فقہا نے پیشگی اقدامات دفاع (Pre-measurements for self defense) پر بھی بحث کی ہے۔ حنفی، شافعی اور حنبلی فقہا کے نزدیک کوئی شخص اس بات کا مجاز ہے کہ اپنی ذات، اموال اور گھر کے تحفظ کے لئے پہلے سے حفاظتی اقدامات کرے اور اگر اس کی غیر موجودگی میں ان حفاظتی اقدامات سے کسی کے جان یا مال کو نقصان پہنچے تو اس صورت میں مدافع فوجداری طور پر مسئول نہیں ہوگا۔ جیسے اپنے مال، جائیداد اور رہائش کے گرد کانٹے دار تار یا کانٹے دار ٹہنیوں کا باڑ لگانا، یا خندق کھودنا یا صحرا میں رات کے وقت اپنے گرد آگ کا الاؤ روشن کرنا (یا جدید دور میں اپنی دیوار کے اوپر برقی لہر کے تار گزارنا یا خطرے کے برقی الارم نصب کرنا) اور اس قسم کے دیگر ذرائع مدافعت شرعی دفاع کے زمرہ میں آتی ہے[51]۔ کیونکہ مذکورہ حفاظتی اقدامات متعلقہ احاطہ کو حرز (Prohibited area) میں تبدیل کرتی ہیں۔ اور یہ اقدامات بطور دلالت حال و قرینہ حال بتاتی ہیں کہ اس سے آگے ہر شخص کا داخل ہونا ممنوع ہے۔ ایک شخص اپنے فعل کا کوئی قانونی توجیہہ پیش نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کانٹے دار کے باڑ سے گزرنے کے دوران بری طرح زخمی ہوا ہو یا کسی مقتول کے وکیل کے پاس عدالت میں پیش کرنے کے لئے اس بات پر کوئی معقول دلیل نہیں ہوگی کہ اس کا مؤکل مدافع کے دیوار کو پھلانگ رہا تھا کہ اس دوران وہاں لگے ہوئے تار میں دوڑتے برقی لہر نے اس کی جان لے لی لہٰذا اس کا فوجداری مداوا کیا جائے۔

تاہم امام مالک، جیسا کہ ابن فرحون نے تبصرۃ الحکام میں ذکر کیا ہے۔ کہ اگر قرائن سے پتہ چلے کہ اس قسم کے اقدامات سے صاحب مکان و املاک کا مقصد لوگوں کو ایذا دینا اور انہیں جرح و قتل سے دوچار کرنا ہے تب تو وہ فوجداری طور پر مسئول ہوگا۔ تاہم اگر قرائن بتاتی ہوں کہ مدافع کے لئے اس قسم کے اقدامات کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا، تو اس صورت میں وہ مسئول نہیں ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک دفاع کے لئے آسان ترین ذرائع کو بروئے کار لانے کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک، جیسا کہ گزشتہ سطور میں ذکر کیا گیا اگر گھر یا مال یا ذات کا دفاع دیگر غیر مہلک ذرائع سے ممکن ہو تو پھر مہلک ذرائع کو اختیار کرنا ممنوع ہوگا[52]۔

References

1 Al-Quran, 66:6.

[2] Al-Quran, 2:195.
[3] Al-Quran, 2:194.
[4] Al-Quran, 16: 26.
[5] Al-Quran, 42: 41.
[6] Al-Quran, 2:191.
[7] Al-Quran, 4: 71.
[8] Al-Quran, 8: 60.
[9] Al-Quran, 23: 96.
[10] Al-Quran, 42: 40.
[11] Al-Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari, 6:3, Dare Touqul Nijath, H.A1422, Kitaab: Almughazi, Baab: Ghazwah Tabuqh, Hadith: 4417.
[12] Abu Dawood, Sulaiman bin Ashas, Sunnan Abi Dawood, 7:150, Darul Risalah Al-Ilmiyah, H.A. 1430, Kitaab: Al-Sunnah, Baab Fi Qataal Almomin, Hadith: 4771.
[13] Audah, Abdul Qadir, Al-Tashri, Darul Kitabul Arabi, Bairot, Badon Tarikh, Bazil Madah 333.
[14] Mazkor.
[15] Abn-e-Abideen, Muhammad Amin Bin Umar, Radul Muhtar Ali Aldarul Mukhtar, 5: 481, Darul Fikar, Bairot, H.A. 1412, Al-Haismi, Ahmed bin Muhammad, Tahfatul Muhtaj, 4:124, Almaktabahul Tijariah Al Kubra, H.A. 1357, Al-Qatani, Ahmed bin Muhammad, Mawahib, 6:323, Almaktabah Al-Taufiqiyah, Qahirah, Misar, Badon Tarikh Ibn-e-Qadamah, Abdullah bin Muhammad, Al-Mughni, 10:350, Maktabah Al-Qahirah, H.A. 1388.
[16] Al-Taimi, Muhmmad bin Abdul Wahab, Ahadith Fi Alfatan Wa Alhawadis, 1:120, Darul Qasim, H.A.1416.
[17] Abn-e-Abi Shibah, Abu Bakr Abdullah bin Muhammad, Musannif Ibn-e-Abi Shebah, Raqam Hadith: 37896, Zia ud Din Al-Muqadsi, Al-Sunnan Wal Ahkaam, 5:517.
[18] Aizan, Raqam Hadith:37082, Abn-e-Saad, Abu Abdullah Muhammad bin Saad, Al-Tabqaatul Kubra, 3:70,71, Darul Kutab, Bairot, H.A. 1990.
[19] Musa bin Ahmed, Al-Aqna, 4:290, Darul Marfah, Bairot, Labnan, Badon Tarikh.
[20] Al- Ansari, Zikarya bin Muhammad, Asni ul Mutalib 4:168, Darul Kitabul Islami, Badon Tarikh.
[21] Alshafi, Muhammad bin Idrees, Alaam, 6:172, Darulmarfah, Bairot, H.A.1410, Ibn-e-Farhoon, Ibrahim bin Ali, Tabsirahul Hukaam, 2: 303, Maktabul Kulyaatul Azhariah, H.A. 1406, Mahib, 6:323.
[22] Abn-e-Najeem, Zain ud Din bin Ibrahim, Behrul Raaiq, 8: 302, Darul Kitaabul Islami, Badon Tarikh.
[23] Mazkor.
[24] Al-Am, 6:172 Wa Ma Baad.
[25] Mazkor.
[26] Wikipedia “Self-defense”
[27] Wikipedia “Self-defense”
[28] 15-R vsGreffiths-http://library college-police. Uk/doc/App ref/use-of-force-briefing
[29] Dekha jai too difaye sharaie ki tareef karte howae fuqahai nee bhi sail ki taraf see ghair mashroa ietada (Unlawful aggression) ka zikar kiya hee.
[30] http://www.gestetzo-in
[31] https://www.google.com.pk/search?q=self+defense+in+roman+penal+code
[32] George E. Dix, Gilbert Law Summary: criminal Law xxxiii 18th Ed. 2010
C.Brody James R. Acker, Criminal Law, 130, 2014, xxiv
[33] Https://www.google.com.pk/search?q=new+york+state. . .

[34] www.shouselaw.com/selfdefense.html # 1
[35] Httpp://www.cecc.gov/resourses/legal.provision/criminal-law-of-the-people-republic-of-china
[36] https://www.google.com.pk/self+defense+japanese+law
[37] https://www.google.com.pk
[38] http://www.crimepreventionproducts.com.uk/defense-spray-gas-alarms
[39] www.ukprepperguide.com.uk//legal-pepper-spray-for-self-defense
[40] https://www.amazon.co.uk/gp products
[41] Majmoa Tazerat Pakistan (PPC) ke dafa no. 99 un chand istasnai soratoon ki tasreeh karti hee jahan koi mudafi apni shakhsi difa ki koi qanoni taweel nahi karsakta. Iss ziman main mutaliqa dafa no. 99 kee teen tafseeli istasnai soratoain mulahiza ke ja sakti heen.
[42] Pakistan penal code, PLD Publishers, Lahore
[43] Al Tashrihul Jinai, Zair Adad 335.
[44] Mazkor
[45] Mazkor
[46] Mazkor
[47] Mazkor
[48] Al Mughni, 10:353.
[49] Al-Am, 6:28.
[50] Tahfatul Mahtaj, 4:120, Asni ul Mutalib, 4:127127
[51] 9571: Radul Mahtar Aliul Darul Mukhtar, 5:524, Al- Mughni,
[52] Tabsiratul Hukaam, 2:286.